رانا تنویر قاسم

# آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس 2008ء لاہور شوکت اسلام کا عظیم مظاہرہ

مسلم معاشرے کے نظام حیات کو کتاب وسنت کے چشمہ صافی سے ہی سیراب کیا جاسکتا ہے۔ آنحضور ﷺ کے بعد اصحاب رسول کی جماعت تکمیل انسانیت اور اخلاق واعمال حسنہ کا اکمل نمونہ ہے۔ یہی وہ نفوس قدسیہ تھے، جن کے سامنے وحی الٰہی نازل ہوتی رہی جو رسول پاک ﷺ کی زبان مبارک سے قرآن وپیمبرانہ تشریح سنتے رہے اور انہی دو چیزوں (کتاب وسنت) کو انہوں نے اپنے اقوال واعمال کا محور بنائے رکھا اور اس کو امانت سمجھ کر کمال دیانت سے انہوں نے اپنے شاگردوں (تابعین) تک پہنچایا۔ آج مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان دین حنیف کی ترجمانی کا فریض سرانجام دے رہی ہے جس کی فکر قرآن وحدیث کے قصر رفیع پر استوار ہے جسے وہ اپنی روح کی غذا اور اپنے قلب وضمیر کی صدا سمجھتی ہے اور وہ اسی سے اپنے ہم فکروں کے عمل وحرکت کی قوت حاصل کرتی ہے زمانہ لاکھوں کروٹیں لے چکا ہے اور ہر صبح بے شمار تغیرات کے جلو میں طلوع ہوتی ہے اور ہر شام نئے نئے انقلابات کو اپنے دامن پررونق میں لپیٹ کر لباس شب زیب تن کرتی ہے، لیکن مسلک اہل حدیث کے اصول، احکام اور اہداف اٹل ہیں اور ان کے رنگ وروغن میں وہی سج دھج کارفرما ہے جو آج سے چودہ سوسال قبل اسلام کا طرۂ امتیاز تھا۔ کارخانہ کائنات جس نہج پر چل رہا ہے اور یہ عالم رنگ وبو کے ارتقا کی جن منازل کی طرف گامزن ہے اس کی روشنی میں اگر غور کیا جائے تو وہ وقت دور نہیں جب پوری دنیا صرف قرآن وسنت ہی کو اپنا مرکز اطاعت قرار دینے لگے گی۔ اس منزل تک پہنچنے کی جستجو وسعی کے تحت مرکزی جمعیت اہل حدیث کتاب وسنت کے حاملین کا عظیم الشان اجتماع ”آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس“ کے نام سے منعقد کرتی ہے اس

سلسلے میں 23واں پروگرام 6'7 نومبر کو مینار پاکستان کے سبزہ زار میں نہائت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے جس کی صدارت مرکزی امیر سینیٹر پروفیسر ساجد میر کر رہے جسے مولانا معین الدین لکھوی کی سرپرستی اور حافظ عبدالکریم کی نظامت حاصل ہے ۔ملک و بیرون ملک سے جید علماء دانشور اور دینی جماعتوں کے زعماء کی کثیر تعداد شریک ہو رہی ہے اس بار یہ کانفرنس ملکی سلامتی، خود مختاری اور تحفظ ختم نبوت کے عنوانات کے تحت منعقد ہو رہی ہے جس میں مقررین وطن عزیز کو درپیش اندرونی و بیرونی خطرات کی نشاندہی کر کے قوم میں ان کا مقابلہ کرنے کا عزم پیدا کریں گے اور دور آمریت کے باعث ملک کی نظریاتی شناخت پر پڑنے والے منفی اثرات کو زائل کرنے کے حوالے سے لائحہ عمل دیں گے جبکہ یہ اجتماع تحفظ ختم نبوت کی تحریک کو جلا بخشے گا جس میں قادیانیوں کی ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کیا جائے گا۔قائد جمعیت پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کو اپنے بانیان مولانا سید داؤد غزنوی' مولانا محمد اسماعیل سلفی اور مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کی فراہم کردہ شاہراہ پر چلا کر ثابت کیا ہے کہ وہ حقیقی معنوں میں مسلک اہل حدیث کے ترجمان ہیں صالح اور باکردار قیادت جن تحریکوں کو نصیب ہو جائے ان کے اثرات کو مٹایا نہیں جاسکتا۔

جماعت کی اختیار کردہ سیاسی پالیسی کو اس قدر پذیرائی ملی ہے کہ آج مخالف بھی اس کو رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں پرویز مشرف کے بدترین دور آمریت میں قائد جمعیت نے جس جرأت مندی کے ساتھ آواز بلند کی یہ ہی اہل حدیث کا خاصہ ہے جب بھی انہیں مفادات کے حصول اور مراعات کی ترغیبات دلائی گئیں تو انہوں نے اپنے اسلاف کی روایات کو نہیں بھلایا اور دوٹوک الفاظ میں انکار کرتے ہوئے ہر بار کہا کہ ہم اصولوں اور نظریات کی بنیاد پر ساتھ دیا کرتے ہیں ۔ہم درباری ملاں نہیں ۔ہماری سیاست ذاتی مفادات اور عہدوں کے لئے نہیں اور نہ ہم اقتدار کے لالچی ہیں اور وطن عزیز کی تاریخ گواہ ہے کہ اتحاد کی داعی اس جماعت نے ہمیشہ اسلام کی حامی قوتوں کا ساتھ دیا ہے ۔جب دیکھا کہ کوئی جماعت یا اتحاد سیاسی مفادات کیلئے انہیں استعمال کرنا چاہتا ہے تو انہوں نے سیاسی بصیرت اور دوراندیشی کا مظاہرہ کرتے ہوتے ساتھ نہ دیا۔ایم ایم اے کے پلیٹ فارم پر سترھویں آئینی ترمیم کی ڈنکے کی چوٹ پر مخالفت اس بات کی بیّن دلیل ہے ۔مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان وطن عزیز کو اسلامی مملکت کے طور پر دیکھنا چاہتی ہے اور اس کی اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جدوجہد بھی اسی مقصد کے پیش نظر ہے۔یہ اپنے

اہداف میں جہاں قرآن وسنت کے نفاذ کو اولین ترجیح دیتی ہے وہیں اس ملک میں ویلفیئر کا جامع پروگرام بھی رکھتی ہے جماعت کے زیر اہتمام ملک بھر میں چلنے والے فری ہسپتال، ڈسپنسریاں، ایمبولینس سروس اور فلاحی اداروں کی ایک طویل فہرست ہے ملک میں آنے والی قدرتی آفات ہوں یا کوئی بڑا حادثہ جمعیت کے کارکنان کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔

8 اکتوبر 2005ء کو پاکستان میں آنے والے زلزلے نے جو تباہی پھیلائی وہ ایک قیامت صغریٰ سے کم نہیں تھی۔ متاثرین زلزلہ کی بحالی میں جمعیت نے 15 کروڑ مالیت کے 8 سو سامان سے لدے ٹرک بھیجے 8787 خیمے تقسیم کیے۔ پانچ سو گھر بنائے۔ تین دار الیتامیٰ قائم کیے جبکہ پانچ سو مساجد تعمیر کیں۔ اسی طرح تعلیمی میدان میں وفاق المدارس السّلفیہ کے تحت ایک ہزار کے قریب مدارس اسلامی اور عصری علوم کی تعلیم دے رہے ہیں جس کا نصاب فرقہ واریت اور تعصب سے پاک ہے جہاں قرآن وسنت سے براہ راست استفادہ کیا جاتا ہے یہ مدارس اسلامی روایات کے محافظ اور دینی ثقافت کے امین ہیں اس سلسلے میں جامعہ سلفیہ فیصل آباد کو مرکزی دار العلوم کی حیثیت حاصل ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث تصوف کے مختلف طریقوں سے بیعت ہونیکی بجائے تزکیہ نفس کے لئے قرآن وحدیث کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ متقی اور پرہیزگار علماء ومشائخ کی صحبت اختیار کرنے اور ان کے علم وتقویٰ کی خوشہ چینی کی قائل ہے۔ بدعات کے خلاف اصلاحی تحریکیں ہوں یا اعداء اسلام کے خلاف جہاد اہل حدیث نے دونوں تحریکوں میں اپنا پورا وزن ڈالا ہے۔ ہندوستان میں سید احمد شہید وسید اسماعیل شہید رحمۃ اللہ کی تحریک جہاد اور جزیرہ عرب میں شیخ محمد بن عبدالوہاب کی اصلاحی تحریک اسکا منہ بولتا ثبوت ہیں آج پاکستان بھی شرک وبدعت اور غیر اسلامی رسومات کا شکار ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمانوں کا قرآن وسنت سے براہ راست رشتہ مضبوط کیا جائے اس سلسلے میں ''آل پاکستان اہل حدیث کانفرنس'' سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے جو اتحاد امت کی داعی اور شوکت اسلام کا بہترین مظہر ہوگی۔ جس میں لاکھوں فرزندان توحید ملک میں قرآن وسنت کی بالادستی' اتحاد امت کے قیام' ملک کو درپیش امن وامان اور اقتصادی بحرانوں کا متحد ہوکر مقابلہ کرنے کا عزم پیدا کریں' طاغوتی طاقتوں کی اسلام اور عالم اسلام کے خلاف سازشوں کو بے نقاب کریں گے۔ یہ اجتماع قومی یکجہتی' امن واخوت کی راہ ہموار کرے گا اور اسلام کے خلاف مذموم پروپیگنڈے کا منہ توڑ جواب دے گا۔